نمازوں میں لذّت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز سے باہر ذکرِ الٰہی کا سلیقہ سیکھیں

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور قدرت کے نظّاروں کا تصوّر باندھیں اور خدا کی حمد میں ڈوب جائیں

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۳
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۲۹- جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ، ۱۷ صلح ۱۳۷۰ہش، ۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے احسانات پر غور کریں جتنا جتنا آپ غور کریں گے اتنا اتنا آپ کی نمازیں لذت سے بھرنا شروع ہو جائیں گی

جگنوؤں کے نظارے، سمندر کی تہ میں مچھلیوں کی روشنیاں، جانوروں کی اور پرندوں کی بامعنی آوازوں کے ذریعے اللہ کی حمد کا نہایت حسین و دلکش تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۷۔ فتح ۱۳۶۹ہش (۷۔ دسمبر ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا۔

"یہ تین آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۂ اسراء جس کا دوسرا نام بنی اسرائیل بھی ہے اس سے لی گئی ہیں۔ آیات نمبر ۴۵ - ۴۶ اور ۴۷ ...... ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں۔ سات آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے اور فی الحقیقت کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو خدا تعالیٰ کی تسبیح نہ کر رہی ہو لیکن تم لوگ ان تسبیحوں کو سمجھتے نہیں۔ یعنی زندہ چیزیں بھی اور بظاہر مردہ نظر آنے والی چیزیں بھی جو کچھ بھی کائنات ہیں، آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتا ہے لیکن تم اسے سمجھ نہیں سکتے۔ ...... یقیناً وہ یعنی اللہ تعالیٰ بہت ہی بردبار اور بہت ہی مغفرت کا سلوک فرمانے والا ہے...... اے محمد! نام تو نہیں لیا گیا لیکن مخاطب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہی فرمایا گیا ہے کہ اے محمدؐ! تو جب قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو ہم تیرے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے، ایک ایسا پردہ وارد کر دیتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتا یعنی مخفی پردہ ہے، دیکھنے میں کوئی پردہ نہیں لیکن فی الحقیقت وہ پردہ ہے جو تیرے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے.... اور ہم ان کے دلوں پر طرح طرح کے پردے ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ ان پردوں کی وجہ سے سمجھ نہیں سکتے یا اس غرض سے پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے یعنی اوّل تو آواز ہی دلوں تک نہیں پہنچتی کیونکہ کان ہی اس آواز کو رد کر دیتے ہیں اور جو آواز دلوں تک پہنچتی ہے، دل پردوں میں ملفوف ہیں، لپٹے ہوئے ہیں اور ایک نہیں کئی قسم کے پردے ایسے ہیں جنہوں نے دلوں کو حق کی بات سمجھنے سے محروم کر رکھا ہے اور جب بھی تو قرآن کریم میں اپنے ربّ کو اس کی توحید کے ساتھ ایک خدا کے طور پر لکھا ہوا پیش کرتا ہے یا اس کا ذکر کرتا ہے تو یہ لوگ پیٹھ پھیر کر نفرت کے ساتھ منہ موڑ کے چلے جاتے ہیں۔

حمد کو سمجھنے اور اپنانے کے بعض اور پہلو

گذشتہ خطبے میں میں نے نمازیں لذت پیدا کرنے کا ایک طریق یہ بیان کیا تھا کہ سورۂ فاتحہ کے مضمون کو خوب غور سے پڑھیں اور حمد لفظ میں ساری لذتوں کی کنجی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی حمد اس طرح کی جائے کہ انسان کا دماغ ان لفظوں کے ساتھ مل جائے، وابستہ ہو جائے جو سورۂ فاتحہ میں ادا کیے جاتے ہیں اور سوچ سوچ کر حمد کو مختلف پہلوؤں سے خدا تعالیٰ کی ذات پر اطلاق کرتا چلا جائے اور اس کی صفات کو حمد کی روشنی میں سمجھے تو مضامین کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو انسان پر روشن ہوتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حمد کرنے میں کائنات کی ہر چیز شامل ہے صرف جانداروں کا ہی ذکر نہیں فرمایا گیا بلکہ ہر وہ چیز جو آسمانوں میں یا زمین میں ظاہر یا مخفی طور پر موجود ہے وہ سب خدا تعالیٰ کی حمد کر رہی ہوتی ہے۔ فرمایا: لیکن تم اس کو سمجھتے نہیں ہو۔

اس ضمن میں میں چند اور پہلوؤں سے احباب جماعت پر حمد کو سمجھنے کا اور اس کو اپنانے کا طریق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا تو یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے آفاق پر غور کرنے سے انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی سے شناسائی ہوتی ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اپنے نفس پر غور کرنے سے انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناسائی ہوتی ہے۔ آفاق میں بھی خدا کے نشان ملتے ہیں اور اپنے وجود میں بھی خدا تعالیٰ کے نشان ملتے ہیں۔ آفاقی لحاظ سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کا طریق قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے زمین و آسمان کی اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان کی تخلیق پر غور کریں جیسا کہ فرمایا...... (آل عمران آیت ۱۹۲) اولوا الالباب وہ لوگ ہیں، صاحب عقل وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اپنے پہلوؤں پر، کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے ہر حالت میں ...... اور ان کی یاد محض ایک خیالی اور فرضی یاد نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کرنے

مسلسل صـ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ ص۱ سے آگے

کے نتیجے میں اس سے مدد حاصل کر کے ان کی یاد میں بہت گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور غیر معمولی لذت پیدا ہو جاتی ہے پس زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرنا اور دن اور رات کے بدلنے پر غور کرنا ذکر الٰہی کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اگر صاحب عقل ہو، تم صاحب ہوش ہو تو ہم تمہیں یہ طریق بتاتے ہیں کہ ہمیں یاد کرنے کے لئے ہماری تخلیق پر غور کیا کرو۔ اور جب تم ہماری تخلیق پر غور کرو گے تو ہم سے اس طرح تمہاری شناسائی ہو جائے گی، ایسا گہرا تعلق پیدا ہو جائے گا کہ عاشق کی طرح تم خود بخود ہمیں یاد کرنے لگو گے اور پھر دن رات یاد کرو گے۔ لیٹے ہوئے اپنے پہلوؤں پر اس وقت بھی ہمیں یاد کرو گے اور اٹھتے، چلتے، پھرتے، بیٹھتے گویا کہ ہر حالت میں ہم تمہیں یاد رہیں گے۔ یہ طریق ہمیں سمجھایا گیا اور جہاں غور کرنے کے لئے نصیحت فرمائی وہاں یہ بھی ساتھ بتا دیا کہ تم حمد میں اکیلے نہیں ہو۔ جن چیزوں پر غور کر کے تم ان سے مدد لیتے ہوئے ہمیں یاد کرتے ہو، ہر وہ چیز جس پر تم غور کرو گے وہ خود ہماری یاد میں مصروف ہے اور ہماری یاد میں محو ہے اور ہماری تسبیح کر رہی ہے۔

یاد کرنے والوں کا یہ مضمون اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول اور محو دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے باوجود انسان جسے سب سے زیادہ عقل دی گئی ہے سب سے زیادہ ناسمجھ ہے..........

تم ان کی تسبیح کو سمجھتے ہی نہیں۔ کیا تم غور کر رہے ہو۔ کہ نہ خدا تعالیٰ کی کائنات پر غور کر کے خدا کی یاد تمہارے دل میں پیدا ہوتی ہے نہ یہ سمجھ سکتے ہو کہ جن چیزوں پر غور کرتے ہو وہ کیوں ان باتوں میں مصروف ہیں جو تمہیں دکھائی تو دیتی ہیں مگر سمجھ نہیں آتی۔ اس کے بعد اگلی آیت کا تعلق بظاہر اس مضمون سے نہیں لیکن فی الحقیقت اسی سے ہے اور اسی کی اگلی کڑی ہے لیکن وہ میں بعد میں بیان کروں گا۔ اب میں اس مضمون کے پہلے حصے کو ذرا زیادہ کھول کر بیان کرتا ہوں۔

جانوروں کے ذریعے خدا کی حمد

انگلستان میں آجکل بدھ کے روز رات کو زندگی کی جو مختلف شکلیں ہیں ان سے متعلق ڈیوڈ اٹین برو DAVID ATTENBOROUGH کی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں ڈیوڈ اٹین برو ایک بیالوجسٹ ہے جو اس فن میں آج غالباً تمام دنیا کے زندہ لوگوں میں سب سے زیادہ ماہر ہے کہ مختلف جانوروں کی زندگی کے حالات کو فلمائے یعنی ویڈیو کے ذریعے اور پھر ان کی ایسی حالتوں میں ان کو پکڑ لے کہ جو عام طور پر نظر سے اوجھل رہتی ہیں اور پھر اس طریق پر پیش کرے کہ جس کے نتیجے میں ایک حیرت انگیز منظم زندگی کا نقشہ ہمارے سامنے ابھرتا ہے اور مختلف پہلوؤں کو وہ لیتا ہے اور ان پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مختلف جانوروں کی فلمیں پھر اکٹھی کر دیتا ہے اور ایک وسیع نظر میں آپ کو کسی زندگی کے ایک پہلو پر مختلف جانوروں کی قدر اشتراک دکھائی دینے لگتی ہے۔ اس کی مثال میں آپ کو دوں گا تو پھر آپ کو بات سمجھ میں آ جائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کیا ہے اور بہت سے گہرے رازوں سے پردے اٹھائے ہیں مگر ان میں سے وہ خوش نصیب کم ہیں جو اس کے نتیجے میں ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ ان چیزوں کو دیکھ تو رہے ہیں لیکن ان پر یہ آیت صادق آتی ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے ہی نہیں کیونکہ تمہارا اپنا مزاج تسبیح کا نہیں ہے۔ نہ تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ کیا حرکتیں کر رہے ہیں اور کیوں خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور کیسے تسبیح کرتے ہیں۔ نہ تمہارا اپنا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز تخلیق کے کرشمے ہیں جس طرح ایک مصور کے شاہکار کو دیکھ کر ذہن وہیں نہیں اٹکا رہتا بلکہ مصور کی طرف منتقل ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی طرف دل مائل ہوتا ہے بعینہٖ یہی نتیجہ کائنات پر غور کرنے کا نکلنا چاہیئے تھا۔ اور جب بھی خدا تعالیٰ کی نئی نئی صنعتیں اور حیرت انگیز تخلیق کے کارنامے ہمارے سامنے آتے تو اسی حد تک اسی شناسائی کے معیار کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جانا چاہیئے تھا مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم دیکھتے تو ہو لیکن تم سمجھتے نہیں ہو۔

یہ تو بڑا دلچسپ مضمون ہے، اگرچہ مجھے اتنا وقت نہیں ملتا کہ میں اس قسم کی سب فلمیں دیکھ سکوں بعض دیکھ لیتا ہوں اور بعض کے متعلق ہمارے عبدالباقی ارشد صاحب کا بیٹا نبیل ہے۔ اس کو میں کہہ دیتا ہوں وہ میرے لئے تیار کر لیتا ہے اور ریکارڈ کر کے پھر بعد میں مجھے بھجوا دیتا ہے اور میں نے بہت سی اس غرض سے بھی ربوہ بھجوائیں کہ وہاں کی نئی نسلوں میں فلمی گانوں کے جو شوق اور بیہودہ فلمیں دیکھنے کے شوق پیدا ہوئے ہیں وہ یہ کچھ دیکھیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے جن کے متعلق توجہ دلائی گئی ہے کہ ان چیزوں کو دیکھو، ان پر غور کرو اور پھر تمہیں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرنی پڑے گی۔ از خود تمہارے دل میں خدا کی محبت موجیں مارنے لگے گی اور بے اختیار ذکر میں محو ہو جاؤ گے اور تسبیح از خود، خود رو چشموں کی طرح تمہارے دل سے پھوٹنے لگے گی مگر چند بھجوائی ہوں گی۔ بہت سی ایسی ہیں تو میرا خیال ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) اور بھی اکٹھی کر کے وہاں بھی بھجوائی جائیں اور افریقہ وغیرہ کے ممالک میں بھی ایسی فلمیں بھجوائی جانی چاہئیں اور بچپن ہی سے بچوں کو دکھا کر ان کے مضامین سے ان کو شناسائی کروانی چاہیئے۔

اب میں آپ کے سامنے مثالیں رکھتا ہوں کہ کس طرح یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی طور پر صلاحیتیں عطا کیا گیا ہے اور نہایت ہی اعلیٰ طریق پر یہ ان مضامین کو ہم سے روشناس کراتا ہے جبکہ کسی اور سائنس دان کو میں نے اس حکمت اور عقل اور گہرائی کے ساتھ ایسی فلمیں بناتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک مضمون ہے آپس میں جانور ایک دوسرے سے کس طرح اپنے مطالب بیان کرتے ہیں۔ کس طرح ایک دوسرے سے رابطے پیدا کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اس نے مختلف ذرائع کو خصوصیت سے اختیار کیا اور پھر ایک ایک ذریعے سے تعلق رکھنے والے مختلف جانوروں کی مثالیں پیش کر کے یہ مضمون کھول کر سامنے رکھا۔ اس وقت صاف دکھائی دینے لگتا ہے کہ ایک حیرت انگیز خلاق عظیم ہے جس نے باقاعدہ ایک نظام کے تابع یہ حیرت انگیز کائنات پیدا فرمائی ہے۔ یہ اتفاقات کا حادثہ نہیں ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر روشنی کے ذریعے جانور ایک دوسرے سے رابطے پیدا کرتے ہیں۔ وہ دکھاتا ہے کہ کس طرح جگنو جو چمکتے ہیں، ہم لوگ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں بچے بھی اس سے کھیلتے ہیں اور دلچسپی لیتے ہیں کہ اتفاقاً اس کے اندر روشنی کا کوئی مادہ پیدا ہو گیا ہے جو خود بخود جلتا بجھتا رہتا ہے اور یہی اس کا مقصد ہے لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب وہ غور کرتے ہیں تو بے اختیار ان کے دل سے یہ بات نکلتی ہے کہ.....

(آل عمران: آیت ۱۹۲) اے خدا! تو نے یہ چیزیں باطل اور بے مقصد پیدا نہیں فرمائیں۔ تو یہی بات کہ "باطل نہیں پیدا فرمائی"۔ یہاں تک تو دنیا کے یہ سائنس دان پہنچنے لگے ہیں۔ خدا کرے اس سے اگلا قدم بھی اٹھا لیں۔ (ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ) تک بھی پہنچ جائیں اور ذکر الٰہی میں بھی مشغول ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ ہوں بھی لیکن اکثریت بدنصیبی سے اس سے محروم ہے۔ جگنوؤں کا حیرت انگیز نظارہ تو روشنیوں سے جو پیغام رسانی کی جاتی ہے اس کے متعلق اس نے مختلف ملکوں میں مختلف موسموں میں جگنوؤں کا پیچھا کیا اور ان کی فلمیں بنائیں اور پھر ان کے پیغامات پر غور کر کے ان کو سمجھا، اس حد تک ان کو سمجھا کہ سائنسی لحاظ سے پھر وہ ثابت بھی کر سکتا ہے کہ جو نتیجہ میں نکال رہا ہوں یہ درست ہے۔ جہاں تک پیغامات کا تعلق ہے ان سائنس دانوں کی نظر صرف یہاں تک پہنچی ہے کہ نر کا پیغام مادہ کو کس طرح پہنچتا ہے۔ مادہ کا پیغام نر کو کس طرح پہنچتا ہے لیکن ڈیوڈ اٹین برو کچھ آگے بھی قدم بڑھا چکا ہے اور یہ باتیں کہنے کے بعد جو عام طور پر سائنس دان کہتے ہیں کچھ مثالیں ایسی بھی پیش کرتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اتنی سی بات نہیں ہے اور بھی بہت سی باتیں ہیں، اور بھی بہت کچھ یہ ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں اور ان کی روشنیوں کی باقاعدہ ایک زبان ہے۔ چنانچہ جگنوؤں کی پیروی میں وہ ملائشیا بھی گیا اور وہاں اس نے ایسے ایسے عظیم مناظر دیکھے کہ جن کو دیکھ کر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے ایک بہت بڑے درخت پر لکھوکھہا جگنو بھی ہو سکتے ہیں۔ اتنے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پتے پتے پر ایک جگنو ہے اور وہ سارے کے سارے ایک ہم آہنگی کے ساتھ جس طرح تال پر سُر چلتے ہیں اس طرح ایک نغمگی کے ساتھ اکٹھے بجھتے ہیں اور اکٹھے جلتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ جیسے ایک دل دھڑک رہا ہو، جیسے نبض چلتی ہو اس طرح وہ سارے ایک دم جلتے ہیں اور ایک دم بجھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ عجیب بات ہے کہ ہم نے امریکہ میں بھی دیکھے وہاں اکیلے اکیلے جگنو چمکتے بجھتے دیکھے لیکن یہ خدا کی عجیب کائنات ہے کہ ان سب نے ایک دوسرے سے ہم آہنگی سیکھ لی ہے اور پھر اس نے مزید جب ان پر غور کیا تو اس نے یہ بات معلوم کی کہ نر جب چمکنے کے ذریعہ مادہ کو پیغام بھیجتا ہے اگر مادہ اس کا جواب دینا چاہے اور اپنی طرف بلانا چاہے تو یونہی اتفاقاً ایک طبعی ردّ عمل کے طور پر وہ نہیں چمکے گی بلکہ بعینہٖ ۲ سیکنڈ انتظار کے بعد آدھے سیکنڈ کے لئے چمکے گی جس کا مطلب یہ ہے کہ ہاں میں تیار ہوں تم سے تعلق قائم کرنے کے لئے، میری طرف آ جاؤ۔ چنانچہ اس نے روشنی سے یعنی ٹارچ کے ذریعے یہ کر کے دکھایا۔ جب جگنو چمکے تو اس کے پورے دو سیکنڈ کے بعد اس نے ہاتھ پر تھوڑی سی ٹارچ روشن کی اور آدھا سیکنڈ صرف روشن کی اور اڑتے ہوئے جگنو وہاں پہنچ گیا لیکن یہ جو اتنی سی بات اس نے حاصل کی ہے اس کے لئے سالہا سال کی محنت اس کو کرنا پڑی ہوگی۔ غور کرنا پڑا ہوگا اور ایک چھوٹا سا علم اس کو حاصل کیا گیا جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اس نے سائنسی طور پر ثابت بھی کر دیا۔

مجھے یاد ہے جب میں ایک دفعہ بنگلہ دیش گیا تو خیال تھا، سندربن میں نئی نئی جماعتیں قائم ہو رہی تھیں کہ سندربن بھی جانا چاہیئے۔ یہی نظارہ میں نے پہلی مرتبہ سندربن میں دیکھا تھا اور مجھے علم نہیں تھا کہ ملائشیا میں بھی ایسا ہوتا ہوگا۔ اور آج تک مجھے اس کی کیفیت یاد تو ہے لیکن ناقابلِ بیان ہے۔ جب آپ خود یہ نظارہ دیکھیں کہ دور تک میل ہا میل تک سارے درخت جگنوؤں سے بھرے ہوئے ہیں اور سارے بیک لخت بجھتے اور بیک لخت جلتے ہیں اور انسانی روشنیوں کا کوئی کھیل اس سے زیادہ دل کو متأثر نہیں کر سکتا۔ لیکن ملائشیا کا تو مجھے علم نہیں مگر بنگلہ دیش میں سندربن میں ایک مزید بات اور بھی تھی کہ وہ ـــ ان کا نام مجھے یاد نہیں۔ جھینگر قسم کی چیزیں ہیں جو درختوں سے اونچی آوازیں نکالتے ہیں، خاص قسم کی کرچ کرچ کی سی آوازیں بھی نکلا کرتی ہیں لیکن جو بنگلہ دیش میں آوازیں تھیں وہ گھنٹیوں سے مشابہ تھیں اور بعد میں مجھے علم ہوا کہ ایک ایسا INSECT حشرات الارض میں سے ایک قسم ایسی ہے جس کا نام ہی انہوں نے گھنٹی والا رکھا ہوا ہے تو یوں لگتا تھا گھنٹی بجی ہے۔ ادھر روشنیاں یک دفعہ جلتی اور یک دفعہ بجھتی تھیں اور ادھر یہ گھنٹیاں یک دفعہ جلتی اور یک دفعہ ختم ہو جاتی تھیں اور ان کی ٹن ٹن ٹن ٹن کی آواز اس رات کے وقت ایک حیرت انگیز اثر پیدا کرنے والا تجربہ تھا جس پر میں غور کرتا رہا اور حیران تھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مختلف جگہوں میں کیا کیا حسن پھیلا رکھا ہے۔ اور اپنے کیسے کیسے جلوے دکھاتا ہے اور اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ باہر سے دنیا آتی ہے، دیکھتی ہے نہیں دیکھتی، ان لوگوں کو بھی کچھ سمجھ آتی ہے کہ نہیں آتی مگر وہ سارے جگنو ایک دم کیوں جلتے تھے اور ایک دم کیوں بجھتے تھے۔ اگر مادہ کی تلاش تھی تو عام طور پر جانوروں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ مادہ کے لئے الگ ہو کر باقیوں سے بچ کر ایسے اشارے دیتے ہیں تاکہ ان کے دوسرے رقیب نہ پہنچ جائیں مگر وہاں یہ نظارہ نہیں تھا۔ پس ڈیوڈ ایٹن برو کی فلم میں جب میں نے دیکھا تو مجھے وہ یاد آگیا۔

یہ تسبیح کا ایک طریق ہے دنیا میں ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے۔ کچھ آوازوں کے ذریعے، کچھ روشنی کے ذریعے، کچھ سجدہ ریز ہو کر، کچھ لٹکتے ہوئے، ہزار ہا مخلوقات کی قسمیں یا ان گنت کہنا چاہیئے اور ہزار ہا تسبیح کی قسمیں یا ان گنت کہنا چاہیئے دنیا میں موجود ہیں لیکن ہم غافل آنکھوں سے ان کو دیکھ کر گذر جاتے ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے خالق نے کیسی کیسی حسین چیزیں تخلیق فرما رکھی ہیں۔

سمندر کی تہہ میں روشنیوں کا دلکش نظارہ

روشنیوں کے سلسلے میں مجھے یاد ہے وہاں ہی رات کے وقت کشتی میں سفر کا موقعہ ملا تو ایسی مچھلیاں ہمارے ساتھ ساتھ دوڑتی تھیں جو چاندی کی طرح چمک رہی تھیں اور پہلی مرتبہ مجھے یہ اتفاق ہوا تھا کہ ایسی مچھلی دیکھوں جو چاندی کی طرح چمکتی ہے۔ یوں لگتا تھا کہ باقاعدہ چاندی کی بنی ہوئی مچھلیاں ہیں جو ساتھ ساتھ کوندے مار رہی ہیں اور سطح کے قریب آکر کشتی کی پیروی کرتی تھیں۔ ڈیوڈ آیٹن برو نے فلم میں نہ صرف فضا میں چمکنے والے حشرات الارض کی تصویریں کھینچی ہیں، صرف جگنوؤں کی نہیں مختلف قسم کی بلکہ زمین پر چلنے والوں کی بھی کھینچی ہیں اور سمندر میں ڈوبے ہوؤں کی بھی کھینچی ہیں اور وہ بتاتا ہے کہ نہ تو اس حیرت انگیز جلوہ آرائی سے خالی ہے نہ خشکی پر چلنے والے جانور اس سے خالی ہیں نہ سمندر کے اندر بسنے والے اس سے خالی ہیں چنانچہ سمندر میں جب وہ جا کر دکھاتا ہے تو سطح پر یعنی سطح کے قریب رہنے والی مچھلیاں اور مختلف قسم کے جانور رات کے وقت ایک دوسرے سے روشنیوں کے ذریعے باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور بہت ہی خوبصورت نظارے پیدا ہوتے ہیں لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز جو ایٹن برو نے بھی محسوس کی اور ہر دیکھنے والا محسوس کرتا ہے وہ یہ ہے کہ سمندر کی تہہ میں اتنی گہرائی پر جہاں سمندر کے پانی کا بوجھ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ فضا کے اندر جو بوجھ ہے جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں اس سے ۵۰ گنا سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے یعنی اتنا بوجھ ہے کہ اگر ایک انسان بغیر کسی مشینی سہارے کے خاص قسم کے خود پہنے ہوئے نیچے چلا جائے تو اس بوجھ سے پچک کر اس طرح چپٹ کے وہ پھیل جائے اور بکھر جائے جس طرح اس کے اوپر کئی ٹن وزن ڈال دیا جائے، شاید اس سے بھی زیادہ وزن ہو کیونکہ نیچے جا کر ۵ گنا فضائی وزن سے زیادہ وزن ہو جاتا ہے وہاں ڈیوڈ ایٹن برو یہ تمہید قائم کرتا ہے کہ میں جب خاص قسم کی کشتی میں بیٹھ کر کیمرے وغیرہ لے کر نیچے گیا تو اوّل تو انسان یہ بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ اتنے حیرت انگیز دباؤ کے نیچے کوئی زندگی پل سکتی ہے لیکن مزید حیرت اس بات پر ہے کہ وہاں روشنی کا کوئی اشارہ بھی نہیں پہنچتا۔ کوئی نور کی ایک اچٹتی ہوئی کرن بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ اوپر کی سطح کا پانی اس کو جذب کر لیتا ہے اور مکمل تاریکی کا اگر کہیں کوئی تصور ہے تو وہ نیچے ہے۔ کلیتہً بالکل ایک تاریک دنیا ہے کہتا ہے اور وہ فلم دکھاتا ہے کہ جب ہم وہاں نیچے پہنچے تو وہاں ہمیں ایسی حیرت انگیز مچھلیاں دکھائی دیں، ہر قسم کے مختلف جانور چلتے پھرتے دکھائی دیتے جن کا آپس میں گفتگو کا ذریعہ روشنی تھا۔ پس اس انتہائی اندھیرے میں بھی خدا نے مخلوق کو روشنی کے ذریعے ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کا سلیقہ سکھایا ہوا ہے اور بلکہ عطا کر رکھا ہے اور وہ اعضاء عطا کر دیئے ہیں جن کا بنانا آج کے سائنس دان کے اختیار میں بھی نہیں کہ اس طرح اس کو بنا کر جانوروں کے اندر وہ رکھ دے اور وہ ایسے حیرت انگیز طریق پر کارفرما ہوں کہ اس کو سمجھنا بھی انسان کے لئے ایک امرِ محال ہے۔ یعنی اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔ وہ جو ٹارچیں خدا نے نیچے بنا رکھی ہوئی ہیں مختلف قسم کی مچھلیوں کے لئے وہ ہمارے بلب جس طرح بٹنوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ مرضی سے جلائے بجھائے جا سکتے ہیں اسی طرح وہ روشنیاں جانوروں کی مرضی پر ہیں۔ از خود طبعی طور پر نہیں جلتیں بلکہ جانوروں کی مرضی ہے جب چاہیں روشن کریں جب چاہیں بجھا دیں اور اتنے خوبصورت رنگ ہیں کہ بعض مچھلیاں جب اپنے سارے رنگ اکٹھے ظاہر کرتی ہیں تو کوئی آگ کا کھیل جو آپ نے دنیا میں دیکھا ہوگا اس کا مقابلہ نہیں کرتا۔ حد سے زیادہ خوبصورت مناظر پیدا ہوتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنا مکمل اختیار ان کو دے دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے ایک طرف کے آدھے جسم کو روشن کریں، اگر چاہیں تو دوسری طرف کے آدھے جسم کو روشن کریں۔ چنانچہ دوستوں کا وہ جوڑا جو یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ ہم دوستی کر کے اکٹھے پھر رہے ہیں ان کی تصویر اس نے اس طرح لی ہوئی ہے کہ ان کا وہ پہلو جو ایک دوسرے کی طرف ہے وہ خوبصورت اور چمک رہا ہے اور دوسرا پہلو بالکل تاریک ہے اور اگر ان کا رُخ بدل دیں تو جو ایک دوسرے کے سامنے پہلو آئے گا وہ روشن ہو جائے گا اور جو دوسری طرف چلا جائے گا وہ بجھ جائے گا اور ان کے اندر مختلف شکلوں میں چھوٹے سے قمقمے سے بھی لگے ہوئے ہیں جب چاہیں وہ ان کو روشن کر لیں تو روشنیوں کے ذریعے گفت و شنید کا ایک نظام خدا تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہے اور وہ صرف مذکر اور مونث یا نر اور مادہ کے درمیان گفت و شنید کا ذریعہ نہیں بلکہ وہ ایک دوسرے کو مختلف حالتوں میں مختلف کیفیات بتانے کے لئے روشنیوں کے ذریعے پیغام بھیجتے ہیں لیکن ابھی پوری طرح ان کے حالات کو انسان سمجھ نہیں سکا۔ اوّل تو یہ کہ بہت مشکل کام ہے دوسرا یہ کہ سائنسدانوں کا دماغ جب ایک طرف چل پڑے تو عادت پڑ جاتی ہے کہ ہر بات کا وہی نتیجہ نکالتے ہیں۔ اتنی سی بات سمجھ آگئی کہ مرد اور عورت میں آپس میں تعلق ہوتا ہے تو ہر اشارے کا یہ مطلب نکالنے لگ جاتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کی کائنات وسیع ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵) وہ تو خدا کی کسی چیز کے ایک چھوٹے سے پہلو کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے ۔۔۔۔ مگر جس کی خدا توفیق بخشے، جتنا چاہے ان کو علم عطا فرما دیتا ہے تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہمیں یہ بتایا کہ تم اگر اولوالالباب ہو تو کائنات میں خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کیا کرو۔ فرمایا! اولوالالباب یہی کرتے ہیں۔ صاحب علم و عقل غور کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کائنات کیسے بنائی ہے۔ کیا کیا نظام اس میں رکھے ہوئے ہیں۔ کس طرح خدا تعالیٰ کی صفات اس کائنات میں جلوہ گری کرتی ہیں اور جب وہ یہ دیکھتے ہیں تو اس سے ذکر الٰہی پیدا ہوتا ہے اور یہی عقل کی تعریف ہے۔ نہ اکیلا ذکر الٰہی کوئی معنی رکھتا ہے جس میں عقل شامل نہ ہو۔ آنکھیں بند کر کے آپ کسی کی تعریف کرتے رہیں آپ کو پتہ ہی نہ ہو کہ تعریف کس چیز کی کر رہے ہیں تو اس کو ذکر کہنا ہی حماقت ہے اور چیز دیکھ رہے ہیں مگر تعریف پیدا نہیں ہو رہی۔ صاحبِ حمد کی طرف ذہن نہیں جا رہا۔ یہ بھی ایک اندھا پن ہے تو عقل کی نشانی یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں میں امتزاج ہو جائے۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ کی عجیب شان آپ کو دنیا میں ہر جگہ پھیلی ہوئی دکھائی دے گی۔ جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا ہے ۔۔۔۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۵) کہ دیکھو سارے آسمان یعنی سات آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اسی کی تعریف کر رہے ہیں اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد اور تسبیح میں مصروف نہ ہو مگر تم سمجھتے نہیں

پرندوں کی آوازوں کی اقسام

پھر آوازوں کے ذریعے جانور ایک دوسرے سے جو باتیں کرتے ہیں ان کے متعلق ہمیں اتنا تو علم ہے کہ ہم یعنی انسان ایک دوسرے سے اس طرح باتیں کرتے ہیں لیکن جانوروں کے متعلق ہم یہی سمجھتے ہیں کہ صرف ایک دو ایسے اشارے ہیں خوف کے یا حرص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے جو وہ اپنی چیخوں کے ذریعے یا بے ہنگم آوازوں کے ذریعے ایک دوسرے کو سمجھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ جب جانوروں کی زندگیوں پر تحقیق کی جائے اور ان کی آوازوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو بہت کچھ اور بھی معلوم ہونے لگتا ہے۔ آجکل کے زمانے میں سائنس دانوں نے اس علم کی طرف توجہ کی ہے اور معلوم کرنا شروع کیا ہے کہ پرندے جب آوازیں نکالتے ہیں تو کیا صرف خوف کی آواز ہی ہے یا کچھ اور بھی باتیں ہیں چنانچہ ان کو پتہ چلا کہ صرف خوف کی یا امید کی باتیں نہیں بلکہ اور بھی اشارے وہ اپنی آوازوں میں کرتے ہیں لیکن چونکہ ہمارے سننے کی جو ویولنگتھ WAVE LENGTHS ہیں۔ یعنی آواز کی ارتعاش میں کتنی مرتبہ اونچ نیچ پیدا ہوتا ہے اس کو ویولنگتھ کہتے ہیں یعنی ایک ارتعاش اور دوسرے ارتعاش کی پیک (PEAK) کے درمیان آپس میں کیا فاصلہ ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا لفظ ہے جس کی مجھے اردو نہیں آرہی تو میں ویولنگتھ کے طور پر آپ کے سامنے یہ بیان کر رہا ہوں۔ آواز کا، ہمارے سننے کا خدا تعالیٰ نے ایک دائرہ مقرر فرما دیا ہے۔ اس دائرے سے کم ویولنگتھ کی آوازوں کو ہم نہیں سن سکتے اُس دائرے سے آگے بڑھی ہوئی ویولنگتھ کی آوازوں کو ہم نہیں سن سکتے اور جانور اس سے بہت زیادہ سنتے ہیں اور بہت کم بھی سنتے ہیں۔ اس لئے اوّل تو جو آوازیں ہمیں اُن کی آتی ہیں اُن سے کچھ زیادہ باتیں وہ کر رہے ہوتے ہیں جن کا ہمیں پتہ ہی نہیں اور مختلف جانوروں کے لئے مختلف سمت میں خدا تعالیٰ نے انسان پر برتری عطا کی ہوئی ہے۔ بعض کم WAVE LENGTH کی آوازیں سنتے ہیں بعض زیادہ کی آوازیں سنتے ہیں مگر جو کچھ آوازیں وہ نکالتے ہیں۔ ان میں بہت کچھ مضامین بھی بیان ہو رہے ہوتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں جب بچپن میں ہم نے پہلی مرتبہ یہ پڑھا کہ حضرت سلیمانؑ کو پرندوں کی اور جانوروں کی زبان سکھائی گئی تھی تو حیرت بھی ہوتی تھی اور ذہن زیادہ جنوں، پریوں کی اُن کہانیوں کی طرف منتقل ہو جایا کرتا تھا جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انسانوں کی طرح باقاعدہ باتیں کر کے یہ ایک دوسرے کو اپنا مضمون سمجھاتے ہیں لیکن بعد میں جب سائنس کی مدد سے ان باتوں پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی غیر معمولی حکمت عطا کی تھی اور وہ ان جانوروں کی آوازوں کو محض لغو نہیں سمجھا کرتے تھے، مہمل نہیں سمجھا کرتے تھے بلکہ ان پر غور فرمایا کرتے تھے اور غور فرمانے کے نتیجے میں ان پر بہت سے ایسے مضامین روشن ہو جاتے تھے جو عام آدمی پر روشن نہیں ہوتے۔

طیور کے اور بھی معانی ہیں جو تفاسیر میں ملتے ہیں لیکن ظاہری طور پر اگر معنے کئے جائیں تو یہی معنے بنتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ ایک بہت ہی غیر معمولی حکمت رکھنے والے نبی تھے جن کو خدا تعالیٰ نے عام نبوت کی باتوں کے علاوہ بھی بہت سی حکمت کی باتیں بتائی تھیں اور ان میں ان کا ایک یہ شوق بھی تھا کہ جانوروں کے اشاروں سے، ان کی حرکتوں سے، ان کی آوازوں سے معلوم کریں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اس مضمون پر بھی ڈیوڈ آٹین برو نے ایک بہت ہی دلچسپ فلم بنائی ہے یا ایک سے زائد بنائی ہوں گی۔ مجھے ایک دفعہ ایک دیکھنے کا موقع ملا اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ پرندوں کی جو آوازیں ہیں وہ صرف آپس میں ایک ہی جنس کے پردے نہیں سمجھتے بلکہ دوسری جنس کے پردے بھی سمجھتے ہیں اور جب یہ خاص وقتوں میں خاص پیغام دینا چاہتے ہیں تو سارا جنگل اُن آوازوں سے گونج رہا ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اب اس نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سمجھے گا اور کون سنے گا لیکن اس نے بڑے گہرے غور سے یہ معلوم کیا کہ وہ جانور جو اپنی آواز دور تک اپنے دوسرے ہم جنسوں کو پہنچانا چاہتے ہیں وہ اس آواز کے ہنگامے میں اُن وقفوں کی تلاش کرتے ہیں جب دوسروں کی آوازیں اس وقت بند ہوئی ہوئی ہوتی ہیں چنانچہ عین اس وقت جبکہ دوسری بڑی آوازیں جو اُن کی آواز کو ڈبوتی ہیں وہ رکتی ہیں تو ایک دم پھر یہ اپنی چیخ چلاتے ہیں اور اس سلسلے میں اور بھی بہت سی دلچسپ باتیں اس نے دریافت کیں تو پتہ چلا کہ باقاعدہ پردم ہیں، جس طرح باقاعدہ ریڈیو سٹیشنز نے آپس میں ویولنگتھ الاٹ کی ہوئی ہوتی ہیں کہ اس ویولنگتھ پر ہم پیغام بھیجیں گے اس پر تم بھیجو تاکہ رل مل نہ جائیں۔ اسی طرح جانوروں کی آوازوں کی ویولنگتھ ان کی پچیں، اُن کی بہت سی اور چیزیں ان کو ایک دوسرے سے مختلف بھی کر دیتی ہیں اور آوازوں کے ایک شور میں جہاں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر آواز ایک دوسرے سے مل گئی ہے وہاں ان کی آوازیں اپنی خاص ادا کے ساتھ اپنی خاص خصوصیت کے ساتھ ان کے ہم جنسوں کو پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ پس بعض دفعہ وقفوں سے فائدہ اٹھا کر، بعض دفعہ آواز کی قسموں کی صلاحیت کی بناء پر یہ بے انتہاء شور میں بھی ایک دوسرے سے گفت و شنید کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ پھر بعض پرندے بعض دوسری آوازوں کو ساتھ شامل بھی کر لیتے ہیں چنانچہ غالباً ساؤتھ امریکہ کا ایک خاص قسم کا طوطا ہے وہ جب ایک درخت پر قبضہ جماتا ہے اور یہ اعلان کرنا چاہتا ہے کہ یہ درخت میرا ہو گیا ہے اور کوئی طوطا اب اِدھر نہ آئے تو نہ صرف یہ کہ وہ خاص قسم کی آوازیں نکالتا ہے بلکہ ایک لکڑی توڑ کر ڈھول کی طرح درخت کو ساتھ بجاتا بھی ہے اور اس میں ایک پردم ہے، اس میں ایک نغمگی پائی جاتی ہے۔ یوں ہی بے ہنگم طریق پر نہیں مارتا بلکہ اپنی آواز کے ساتھ ملا کر گویا ڈھول بھی بج رہا ہے اور ساتھ ساتھ اعلان بھی ہو رہا ہے کہ یہ درخت میں نے قبضہ کر لیا ہے اب کوئی اِدھر نہیں آئے گا۔ پھر سمندر کے اندر جو مختلف آوازیں پیدا ہو رہی ہیں وہ اگر باہر اسی قوت کے ساتھ سنائی دینے لگیں تو انسان کی زندگی حرام ہو جائے۔ ایک دفعہ سان فرانسسکو میں بعض لوگوں نے جو بہت بڑے بڑے امیر تھے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم ہاؤس بوٹ میں رہا کریں، زیادہ مزا آئے گا یعنی جس طرح کشمیر میں رواج ہے ڈل جھیل میں کشتیوں کے گھر بنے ہوئے ہوتے ہیں اُس کو ہاؤس بوٹ کہتے ہیں تو انہوں نے بہت ہی عظیم الشان اور عیاشی کے تمام سامانوں سے مرصع کر کے ایسے کشتیوں کے گھر بنائے اور ان میں رہنے لگے لیکن ان کو چین نصیب نہ ہوا کیونکہ ساری رات اتنی خوفناک آوازیں آتی تھیں کہ دل دہل جاتے تھے اور آوازوں کی قسمیں ایسی تھیں جس سے وہ سمجھتے تھے کہ شاید بجلی والوں نے جو کیبل بچھائی ہیں ان سے کوئی مقناطیسی لہریں اٹھتی ہیں جو بعض دوسروں سے ٹکرا کر یہ آواز پیدا کرتی ہیں۔ بعضوں کا خیال تھا کہ سیوریج والوں نے اس طریق پر گندا پانی قریب سے گزارا ہے کہ اس سے یہ گونج پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ مختلف مقدمے بن گئے۔ کوئی بجلی کی کمپنی پر بن گیا۔ کوئی کمیٹی پر بن گیا کہ تم نے سیوریج غلط طریقے سے گزارا ہے اس سے ہماری نیند حرام ہو گئی ہے۔ یہ مقدمے ابھی چل ہی رہے تھے کہ ایک سائنس دان نے تحقیق کی اور اس نے اس کی وجہ معلوم کر لی اس علاقے میں ایک خاص قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے جو سارا دن خاموش رہتی ہے اور ساری رات آوازیں نکالتی ہے اور ان آوازوں کے ذریعہ مچھلیاں رات کو ایک دوسرے کو پیغام دے رہی ہوتی ہیں کہ ہم یہاں ہیں۔ یہاں آ جاؤ۔ چنانچہ اس نے اسی قسم کی ایک آواز ریکارڈ کی یعنی خود بنا کر اور سمندر کے اندر ایک لاؤڈ سپیکر جس پر پانی اثر نہیں کرتا تھا وہ لٹکایا اور کیمرے مقرر کئے جو اس کی تصویریں کھینچیں تو جب وہ وہی آواز نکالتا تھا تو اس لاؤڈ سپیکر کے گرد بڑی تیزی کے ساتھ وہ مچھلیاں حملہ کر کے آتی تھیں اور اس وقت پتہ چلا کہ یہ ہیں آواز نکالنے والی مچھلیاں۔ سمندر کے اندر وہ آواز بہت ہی زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہے لیکن وہ اتنی قوی آواز تھی کہ سمندر کے باہر بھی سنائی دیتی تھی۔ یہ عام طور پر نہیں ہوتا لیکن سمندر کے اندر تو بعض مچھلیوں کی آوازیں اتنی طاقت کے ساتھ حرکت کرتی ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے تین تین سو میل دُور باتیں کر لیتی ہیں چنانچہ سائنس دانوں نے اب باقاعدہ تحقیق کر کے عملاً تین تین سو میل بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ دُور اُن مچھلیوں کی آوازیں پکڑی ہیں اور اُن کو حل کیا ہے اور معلوم کیا ہے کہ یہ اس طرح پیغام دیتی ہیں تو سمندر کے نیچے بھی پھر وہ ڈیوڈ ایٹن برو چلا جاتا ہے آوازوں کے آلوں کے ساتھ اور وہاں ایک عجیب کائنات خدا کی دکھائی دیتی ہے۔ اس قدر شور بپا ہے۔ اس قدر ہنگامہ ہے کہ بظاہر ہمارے کان کچھ بھی نہیں سن رہے۔ کوئی آواز نہیں آرہی لیکن سمندر کی دنیا اس طرح بول رہی ہے۔ اس طرح باتیں کر رہی ہے کہ جس طرح ہمارے ہاں کہتے ہیں ناں مچھی ہٹے میں چلے جاؤ تو شور وغل بپا ہوا ہوتا ہے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے۔ اگر اُن سب کی آوازیں انسان سمجھنے لگے اور انسان سننے لگ جائے تو سمجھنا تو درکنار اس کے کان کے پردے پھٹ جائیں کیونکہ اتنی طاقتور آوازیں ہیں کہ انسان اُن کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ ہم نے کانوں پر پردے ڈالے ہیں جن کو تم دیکھتے نہیں ہو اور دیکھ سکتے نہیں ہو تو امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے پردے بنا رکھے ہیں یعنی ظاہری دنیا میں بھی وہ پردے بنے ہوئے ہیں جن کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ ویولنگتھ بدلنے کے نتیجے میں ایک پردہ بن گیا۔ آپ خاص قسم کی آوازیں سنتے ہیں بعض دوسری قسم کی آوازیں سن ہی نہیں سکتے ورنہ اگر سنتے تو اپنی آوازیں سننے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بھی اہل نہ رہتے۔ اس قدر طاقتور آوازیں ہیں۔ اتنا زبردست شور ہے کہ پردوں کے پرخچے اڑجائیں۔ پس خدا تعالیٰ نے پردے رکھے ہوئے ہیں۔ حفاظت کی خاطر لیکن بدنصیب لوگ وہ ہیں جو ان پردوں کے نتیجے میں حق سے محروم رہ جاتے ہیں۔

روحانی دنیا میں پردے بنانے کے مقاصد

خدا تعالیٰ نے جو پردے بنائے ہیں وہ خاص مقاصد کے لئے بنائے ہیں۔

اب روحانی دنیا میں بھی جب ہم پردوں کی بات کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قائم کئے ہوئے پردے کچھ مصالح رکھتے ہیں لیکن بدنصیب لوگ اُن پردوں کے نتیجے میں حق بات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پردے خدا تعالیٰ نے اس لئے انسان کو عطا کئے تا کہ گندی باتوں سے بچے، لغو باتوں سے بچے۔ ان چیزوں سے بچے جو خدا سے دُور لے جاتی ہیں۔ یہ پردے بنانے کی حکمت تھی، اس لئے بنایا تو خدا ہی نے ہے مگر انسان جب چیزوں کا غلط استعمال کرنے لگتا ہے تو وہ چیز جو فائدے کی خاطر بنائی جاتی ہے وہ نقصان کا موجب بن جاتی ہے۔ پس جہاں بھی آپ یہ پڑھتے ہیں کہ ہم نے ایسا کیا۔ ہم نے پردے بنائے۔ ہم نے فاصلے حائل کئے، روکیں پیدا کیں تو (اللہ پناہ دے) اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شر پہنچانے کے لئے ایسا کیا۔ مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے بعض مصلحتوں کی وجہ سے بعض چیزیں بنا رکھی ہیں۔ بعض روکیں پیدا کرنے کی صلاحیت انسان کو بخشی ہے۔ آنکھیں بند کر سکتا ہے یہ بھی اس کی ایک نعمت ہے۔ اگر انسان آنکھیں بند نہ کر سکتا تو اس کا نظامِ عصبی تباہ و برباد ہو جاتا۔ اس کو نیند نہیں آ سکتی تھی اور ہر وقت کی آنکھیں کُھلی ہوئیں تو ایک عذاب ہے۔ اب دیکھیں آنکھیں بند کرنا ایک نعمت کے طور پر دیا گیا تھا مگر آپ اگر روشنیوں سے آنکھیں بند کریں اور جگہ جگہ ٹھوکریں کھاتے پھریں اور ایک مصیبت میں مبتلا رہیں تو معمولی روزمرہ کی زندگی آپ کے لئے عذاب بن سکتی ہے۔ ایک دفعہ ہم نے سیر کرتے ہوئے یہ مقابلہ کیا کہ آنکھیں بند کر کے کون سیدھا چل سکتا ہے تو آنکھیں بند کر کے چلنا ہی اوّل تو بڑا مشکل ہے۔ بہت بڑی مصیبت ہے۔ آدمی کا بیلنس بگڑ جاتا ہے۔ دوسرے رخ کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ چنانچہ میں اور میری بچیاں ساتھ تھیں۔ ہم نے کہا کہ ہم آنکھیں بند کر کے سیدھا چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے کہا جب آواز دوں گا "ہاں" تو اس وقت آنکھیں کھولنا۔ تو جب میں نے آواز دی تو کوئی کسی طرف نکلا ہوا تھا کوئی کسی طرف نکلا ہوا تھا اور کوئی اس سے پہلے ہی کسی جگہ ٹھوکر کھا کے سفر بند کر چکا تھا تو اب آنکھیں بند کرنا ایک نعمت ہے مگر غلط جگہ آنکھیں بند کرنا تو نعمت نہیں۔ وہ تو ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ روزمرہ کی زندگی انسان نہیں گزار سکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے پردے بنا رکھے ہیں جو خاص مقاصد کے لئے بنائے گئے ہیں مگر یہ بدنصیب ایسے ہیں کہ پردے غلط جگہوں پر استعمال کرتے ہیں۔ بعض پہلوؤں سے وہ تیز نظر رکھتے ہیں بعض پہلوؤں سے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ بدنصیبی سے ایسے پردے اور لوگوں کی آنکھوں پر بھی ہیں۔ وہ بعض چیزیں نہیں دیکھ سکتے اور عجیب حالت ہے کہ جس قرآن کریم نے یہ عظیم راز ہمیں سمجھائے، ایسے عظیم راز جو دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتے وہ ...... خدا کی کائنات کی تخلیق پر غور کرنے سے عاری رہے ہے۔ ایک دور تھا چند سو سال کا یعنی بغداد میں جب اسلامی مملکت کا مرکز تھا۔ جسمیں سائنس دانوں نے بڑی ترقی کی ہے اسمیں کوئی شک نہیں مگر وہ ماضی کی بات بن چکی ہے۔ اب ان چیزوں پر غور کے لئے مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور غیر کھولتے ہیں لیکن مسلمان ذکر کی طرف تو بہرحال مائل ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ ذکر کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ کسی نے آنکھ پر ایک پردہ گرا رکھا ہے۔ کسی نے دوسرا پردہ گرا رکھا ہے اور جہاں تک دلوں کی کیفیت کا تعلق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دلوں پر تو ہم نے کئی قسم کے پردے بنا رکھے ہیں۔ ایک نہیں بہت سے پردے ہیں جو حائل ہو جاتے ہیں۔ یہ جو مضمون ہے اس سے متعلق میں پھر (اللہ نے چاہا) تو کسی وقت بیان کروں گا۔ اب وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ میں اب دوسری آیت کی طرف آ کر آپ کو مختصراً اس کا پہلی آیت سے تعلق بنا کر دکھاتا ہوں یعنی تعلق تو ہے لیکن دکھانا چاہیئے کہ کیا تعلق ہے؟

اس مضمون کو بظاہر چھوڑ کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ....

اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم! اسی طرح ہم نے تیرے اور اُن لوگوں کے درمیان بھی جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے نہ دکھائی دینے والے پردے بنا رکھے ہیں۔ جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ان کے پلّے کچھ نہیں پڑتا۔ قرآن ذکر ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب تو ذکرِ الٰہی کرتا ہے اس قرآن کے ذریعے جو خدا نے تجھے عطا کیا ہے تو تو لذّتوں کی دنیا میں کھویا جاتا ہے۔ کلیتہً خود فراموش ہو جاتا ہے لیکن یہ لوگ جو سن رہے ہیں ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی۔ ہم نے ایسے پردے بنا رکھے ہیں گویا ان کی سننے کی ویولنگتھ ہی اور ہے اور عملاً روحانی دنیا میں مختلف ویولنگتھ ہیں۔ مختلف قسموں کی آوازیں ہیں جو صاحبِ عرفان سمجھ سکتے ہیں اور جن کو عرفان نصیب نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ تو دیکھئے قرآنِ کریم نے ان دو انتہاؤں کو کس طرح دو چھوٹی سی آیات میں بیان فرما دیا۔ ایک طرف انسان کی یہ بدنصیبی اس کو دکھائی کہ ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تم سے نیچے جتنی مخلوقات ہیں وہ سب تسبیح اور حمد میں معروف ہیں مگر تمہیں دیکھنے کے باوجود ان کی تسبیح سنائی نہیں دیتی اور سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور کس طرح کر رہے ہیں اور خود تم اپنی ذات میں بھی تسبیح اور حمد سے ایسے غافل ہو گئے ہو کہ جب خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والا ایسا آیا جو سب دنیا میں حمد بیان کرنے والوں سے آگے بڑھ گیا۔ جب خدا تعالیٰ کی تسبیح کرنے والا ایسا وجود ظاہر ہوا کہ اس جیسا کبھی نہ پہلے پیدا ہوا تھا نہ آئندہ پیدا ہو سکتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جس کے متعلق فرمایا کہ ......

...... (سورۃ الطلاق: ۱۱-۱۲) وہ مجسّم ذکرِ الٰہی ہے۔ تم اس کی باتوں سے کھلا کھلا ذکرِ الٰہی سنتے ہو اور تب بھی تمہارے اور اس کے درمیان پردے پڑے ہوئے ہیں۔

کائنات میں سب سے اندھا جانور

پس کائنات میں سب سے زیادہ اندھا جانور اس صورت میں انسان بن جاتا ہے، نہ خود تسبیح اور حمد کا سلیقہ نہ دوسروں کو دیکھ کر وہ کچھ سیکھتا ہے اور ان کی سمجھ بھی نہیں آتی۔ ساری کائنات خدا کی حمد اور تسبیح کرنے والوں سے بھری ہوئی ہے۔ ان کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں ان کی روشنیاں جل رہی ہیں اور عجیب مناظر ہیں۔ جو تمام دنیا میں کائنات میں ہر طرف پھیلے پڑے ہیں۔ ہواؤں میں بھی ہیں۔ خشکی کے اوپر بھی، زمین پر چلنے والوں میں بھی اور سمندر کی گہرائیوں تک بھی اور دن رات وہ جلوہ افروزیاں ہو رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے جلوے مختلف شکلوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر دیکھنے والوں کو بھی دکھائی نہیں دے رہا۔ سننے والے کو بھی سنائی نہیں دے رہا اور پھر ایسے اندھے اور غافل ہو جاتے ہیں کہ جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان پر ذکرِ الٰہی پڑھتے ہیں تو ان کے اور اُن کے درمیان ایک پردہ آ جاتا ہے اور کچھ سمجھ نہیں آتی۔

خدا کے ذکر کا وسیع تر مضمون

پس اگر نماز میں لذت پیدا کرنی ہے تو نماز سے باہر ذکرِ الٰہی سیکھیں۔ ......(سورۃ العنکبوت: آیت ۴۶) کا ایک یہ بھی معنیٰ ہے کہ نماز میں تو تم تھوڑی دیر ٹھہرتے ہو لیکن خدا کے ذکر کا مضمون بہت وسیع تر ہے۔ ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور ذکر کو سمجھو تو پھر جب تم نمازوں کی طرف لوٹو گے تو ہر دفعہ آنے میں تمہیں ایک نئے خدا سے شناسائی ہو گی۔ خدا تو وہی ہو گا۔ لیکن اسکے نئے جلوے دیکھ کر تم آ رہے ہو گے۔ اس مضمون کو اگر اُس مضمون کے ساتھ ملائیں جو دل کے اندر اپنے وجود پر اپنے حالات پر غور کرنے کے ذریعے خدا دکھائی دیتا ہے تو اس کو کہتے ہیں۔ اندر اور باہر دونوں کا روشن ہو جانا۔ صوفیا جو باتیں کرتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں پتہ نہیں کس قسم کی روشنی ہے انّاً فانّاً مل گئی۔ کہتے ہیں جی! ہمارے تو چودہ (۱۴) طبق روشن ہو گئے۔ ہمارا تو باہر بھی روشن ہو گیا۔ ہمارا تو اندر بھی روشن ہو گیا۔ وہ کوئی ایسی روشنی نہیں ہے جو اچانک بلب جلا کر اُن کو نصیب ہو جاتی ہے۔ وہ عمر بھر کے ذکرِ الٰہی کے نتیجے میں پیدا ہونیوالی روشنیاں ہیں جو باہر سے بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اور اندر سے بھی دکھائی دیتی ہیں اور وہ بڑھتی رہتی ہیں۔ اور اُن کے اندر ایک نئی چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ نئے نئے رنگ ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ پس وہ سمندر کی گہرائیاں بھی جو بعض لوگوں کے لئے تاریک ترین جب بصیرت نصیب ہو تو وہاں بھی روشنیاں جلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پس ذکرِ الٰہی کے مضمون کو سمجھیں اور یہی حمد ہے۔ غور کے بعد جب حمد کے ذریعے آپ خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کریں گے تو پھر جب نمازوں میں حمد کا لفظ آئیگا اور حمد کے ساتھ وابستہ صفاتِ الٰہی نظر آئیں گی تو اُن میں آپ کو نئے نئے نور دکھائی دیئے جائیں گے۔ نئی نئی روشنیاں نظر آنے لگیں گی۔ نئے حمد کے ترانے گاتے ہوئے لفظ دکھائی دیں گے۔ اور آپ کی روح بے شمار لذتوں میں ڈوب جائے گی لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازوں میں کلیتہً تمام تر نظارے ایک ہی دفعہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی حسب توفیق عادت ڈالنی پڑے گی۔ ہر دفعہ جب نماز پڑھیں تو کچھ تو سوچیں خدا کی حمد کی بات جو آپ کے دل پر اس کیفیت کے وقت زیادہ اثر انداز ہو رہی ہو اور چاہے آدھا منٹ ٹھہریں چاہے ایک منٹ ٹھہریں۔ اس مضمون کو حمد کے ایسے حقیقی مضمون سے باندھ کر آگے چلیں جو آپ نے محسوس کیا ہو۔ محض زبان سے ادا نہ کیا جا رہا ہو پس جب (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کہتے ہیں تو جتنے نظارے میں نے آپ کو بتائے ہیں یہ ربوبیت ہی کے تو نظارے ہیں۔ تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور کیسی کیسی صنعتیں اس نے قائم کر رکھی ہیں اور ان کا عشر عشیر بھی ابھی ہمیں پتہ نہیں چلا بلکہ ہزارواں، لاکھواں، کروڑواں حصہ بھی ہم پر ابھی روشن نہیں ہوا لیکن جو کچھ بھی ہم نے دیکھا وہ حیرت انگیز پایا۔ اس طرح آپ کا علم بڑھتا ہے تو خدا کی حمد بڑھتی چلی جاتی ہے اس کا شعور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر اپنے نفس پر، اپنے دل پر غور کریں۔ اپنی زندگی پر غور کریں، روزمرہ کے تجارب پر غور کریں، خدا تعالےٰ کے احسانات پر غور کریں گے اتنا اتنا آپ کی نمازیں لذتوں سے بھرنی شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ایسے عجیب مضامین ہیں کہ جن کا سمجھانا بھی مشکل ہے لیکن یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ ایک ہی علاج ہے اور صرف ایک ہی کہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کا دروازہ کھول کر ذکرِ الٰہی میں داخل ہوں۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں یا تیری ہی عبادت کریں گے مگر کس طرح؟ .... تجھ سے ہی مدد مانگتے ہوئے۔ اگر تیری مدد نصیب نہ ہو تو ہم نہیں کر سکتے۔

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہاں عبادت میں حمد کا مضمون داخل ہے۔ سچی حمد کے بغیر عبادت کا حق ہو ہی نہیں سکتا اور سچی حمد عبادت کے ساتھ نہ ہو تو (ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حمد کا قبولیتِ دعا سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اسی مضمون کو ہم رکوع سے اٹھتے وقت جو کلمہ کہتے ہیں وہ کھول دیتا ہے۔ وہ کلمہ یہ ہے۔ .... اللہ اسکی سنتا ہے جو اسکی حمد کرتا ہے۔ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں) میں ہمیں یہی تو بتایا گیا تھا کہ خدا سے یہ عرض کرو کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اسلئے تجھے ہی سناتے ہیں کہ اے خدا! ہماری مدد کو آ۔ ہماری دعا قبول کر لیکن عبادت حمد سے خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ یہ دعا نامقبول ہو جائیگی۔ اس مضمون کو (اللہ اسکی سنتا ہے جو اسکی حمد کرتا ہے) نے کھول دیا کہ اللہ سنتا ضرور ہے مگر ان کی سنتا ہے۔ جو اسکی حمد کرتے ہیں۔ حمد کے ذریعے تعلق قائم ہوتا ہے پس خدا سے حمد کا تعلق قائم کریں۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں یہ تعلق بڑھائیں۔ پھر عبادت میں جب اس کے حضور حاضر ہوں گے تو آپ کو ہر عبادت کے وقت ایک قریب تر یا ہوا خدا دکھائی دے گا۔ جس کے بہت سے تعلقات آپ سے قائم ہو جائیں گے جتنی دفعہ آپ سوچیں گے اتنے ہی محبت کے رابطے خدا تعالےٰ سے بڑھنے شروع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔"

لاہور کے دو۲ خدام کی افسوسناک وفات

نومبر ۱۹۹۰ء میں سالانہ اجتماع (جو عین وقت پر منسوخ کر دیا گیا تھا) پر آنے والے لاہور کے دو خدام واپس لاہور جاتے ہوئے خانقاہ ڈوگراں کے نزدیک ایک حادثہ کا شکار ہو کر انتقال کر گئے۔ ان میں سے ایک نوجوان مکرم عامر سلطان تھے جو حلقہ دہلی گیٹ میں بحیثیت زعیم حلقہ اور معتمد مجلس کے خدمات انجام دے رہے تھے۔ دوسرے نوجوان مکرم عبدالمنعم صاحب ابن مکرم وحید احمد صاحب تھے ان کا تعلق راولپنڈی سے تھا۔ مکرم وحید احمد صاحب راولپنڈی کے سابق امیر تھے۔ وفات پانے والے ان دو نوجوانوں کے علاوہ عزیز عمر سلطان اور فضل سلطان جو عامر سلطان کے بھائی تھے اور عزیز عبدالسمیع صاحب جو عزیز عبدالمنعم کے بھائی تھے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے زخمیوں کو فوری طور پر لاہور لایا گیا جہاں خدام نے ان کی بڑی توجہ سے تیمارداری کی ان کی حالت خطرناک تھی۔ اب خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ جملہ زخمیوں کی جلد کامل شفا کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے فوت ہونے والے دونوں خدام کو اپنی رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

اس حادثہ کے سلسلہ میں حضرت امام

باقی صٖ پر

خبریں

ملکی خبریں

○ قومی مالیاتی کمیشن کا اجلاس وزیر خزانہ کی صدارت میں اسلام آباد میں ہو رہا ہے۔ جس میں صوبوں کے درمیان مالی وسائل کی تقسیم پر گفتگو ہوگی۔

○ وفاقی وزیر بلدیات نے ملک بھر کے بلدیاتی اداروں کا قومی کنونشن اسلام آباد میں طلب کیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خلیج کی جنگ سے عالم اسلام کو سخت نقصان ہوگا۔ انہوں نے پیش کش کی کہ وہ امن مذاکرات کے لئے بغداد جانے کو تیار ہیں۔

○ لاہور میں متاثرینِ کویت کمیٹی کی طرف سے عراقی صدر کے خلاف ایک جلوس نکالا گیا جس کا عراق کی حمایت میں نکالے جانیوالے انجمن طلباء اسلام کے جلوس سے تصادم ہو گیا پانچ افراد زخمی ہو گئے۔

○ پاکستان خلیج میں مزید دس ہزار فوج بھیجے گا۔ اس طرح سعودی عرب میں پاکستانی فوج کی تعداد ۲۰ ہزار ہو جائے گی۔

○ پولیس نے گجرانوالہ کے قریب سکھانہ باجوہ اور مرھریانوالہ میں زبردست پولیس ایکشن کے بعد راکٹ لانچروں اور مشین گنوں سے مسلح ۸۰ افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ تمام سرکاری ہسپتالوں میں ڈبل شفٹ کا نظام رائج کیا جا رہا ہے۔ اہم اور قیمتی دوائیں بھی ہسپتالوں کو مہیا کی جائیں گی۔

○ پاکستان کا سعودی عرب، امریکہ اور عراق سے مواصلاتی رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے اسلام آباد میں بحریہ کے ھیڈ کوارٹر کا دورہ کیا جہاں بحریہ کے سربراہ نے انہیں افواج کی دفاعی صلاحیتوں سے آگاہ کیا۔

○ وزیرِ خوراک نے کہا کہ خلیج کی جنگ کی صورتِ حال میں پاکستان کو زرعی اجناس کی قلت کا سامنا نہیں ہوگا۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے فرانس کا امن منصوبہ بھی رد کر دیا ہے۔ فرانسیسی ترجمان کے مطابق عراقی حکومت نے اس منصوبہ سے کسی طرح کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔

○ یو این او کے سیکرٹری جنرل نے ڈرامائی انداز میں صدر صدام سے آخری اپیل کی ہے کہ وہ کویت خالی کرنے کا اعلان کر دیں تو وہ امن کی ضمانت دینے کو تیار ہیں۔

○ خلیج میں امریکہ کی چار لاکھ پندرہ ہزار اور اتحادی ملکوں کی دو لاکھ ۶۵ ہزار فوج جنگ کیلئے بالکل تیار ہے۔ جنگ کے وقت کا فیصلہ صدر بش کریں گے۔

○ عراقی ٹی وی پر صدر صدام کا اعلان نشر کیا گیا ہے کہ کویت سے ہمارے انخلاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امریکہ نے ہمارے مقدس مقامات کی بے حرمتی کی ہے۔ ہمیں کسی امن منصوبہ کی ضرورت نہیں ہم تصادم کے لیے تیار ہیں۔

○ امریکہ برطانیہ اور دیگر یورپی ملکوں میں جنگ کے خلاف مظاہرے جاری ہیں مصر اور خلیج کی ریاستوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

○ لتھوانیہ کے مسئلہ پر صدر گورباچوف اور روسی جمہوریہ کے صدر یلسن کے مابین شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں عام معافی کے اعلان کے تحت ۴۰۰۰ قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز ہشتم اور نہم میں داخلہ کے لئے چند سیٹیں خالی ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے فارم داخلہ اور پراسپکٹس حاصل کریں۔ داخلہ ٹیسٹ ۲۱ جنوری کو ہوگا۔

داخلہ ٹیسٹ انگریزی۔ اردو اور حساب میں ہوگا۔

پرنسپل

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے رکھے اور اگر آپ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو نمایاں کامیابیاں عطا کرے اور جب آپ عملی زندگی میں داخل ہوں اور کوئی کام کرنا شروع کریں تو اس کام میں آپ کو باکمال بنائے اور آپ دنیا کے دوسرے لوگوں سے آگے نکل جائیں۔ اچھا اب پہلے وہ تقریر جو ہم کئی ہفتوں سے تھوڑی تھوڑی شائع کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا تھا کہ جب یہ تقریر مکمل طور پر چھپ جائے گی تو ہم آپ سے کچھ سوال پوچھیں گے تاکہ پتہ چلے کہ آپ نے تقریر کو اچھی طرح پڑھا ہے اور سمجھا بھی ہے۔

تقریر کا متن :-

تمسخرِ مخالفین

یہ تعلیم تھی جو آپؐ دیتے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ تعلیم اعلیٰ درجے کی تھی۔ لوگ آپؐ پر ہنستے تھے۔ مکہ کے لوگ سخت بت پرست تھے اور سینکڑوں بت بنا کر اپنے معبد میں رکھے ہوئے تھے جن کے سامنے وہ روزانہ عبادت کرتے تھے۔ اور جن کے آگے باہر سے آنے والے لوگ نذرانے چڑھاتے تھے جن پر کئی معزز خاندانوں کا گذارا تھا۔ ان لوگوں کے لئے ایک خدا کی عبادت بالکل عجیب تعلیم تھی۔ وہ اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ اکیوں انسان کی شکل میں یا کسی پتھر کے بت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک نہ نظر آنے والے خدا کا تخیل ناممکنات سے سمجھتے تھے۔ پس جب وہ آپؐ کو دیکھتے ہنستے اور کہتے کہ دیکھو اس شخص نے سب خداؤں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ کئی خداؤں کے ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ انہوں نے ان سب خداؤں کو اکٹھا کر کے ایک ہی بنا دیا ہے اور اپنی اس غلط فہمی کی بے ہودگی کو آپؐ کی طرف منسوب کر کے خوب قہقہے لگاتے۔ بعث بعد الموت کا عقیدہ بھی ان کے لئے عجیب تھا۔ وہ ہنستے اور کہتے کہ یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے۔

○ کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات توجہ سے پڑھتے ہیں۔ اگر آپ ایک کاپی میں ان خطبات کے مختصر سے خلاصے نکال کر لکھ لیا کریں تو ایک تو آپ کو آہستہ آہستہ خلاصہ نکالنے کا ڈھنگ آجائے گا اور دوسرے آپ کے پاس ایک ایسا مجموعہ موجود ہوگا جسے ایک نظر دیکھنے سے کئی خطبے آپ کے سامنے آجایا کریں گے۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ نہایت ضروری ہے کہ حضور انور نے خطبات میں کیا کچھ فرمایا ہے۔

ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ کسی خطبہ کا خلاصہ نکال کر ہمیں ارسال کریں۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ آپ کیسا اچھا خلاصہ نکال سکتے ہیں۔

○ جہاں تک امتحانات میں کامیابی کا تعلق ہے اس سے تمام قارئین کو خوشی ہوتی ہے اور سب آپ کے لئے دعا کرتے ہیں اسی سلسلے میں عزیز طارق حیات کا خط آپ کو دکھاتے ہیں۔ لکھا ہے :-

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

پیارے انکل

. . . . کے بعد عرض ہے کہ آپ نے لکھا تھا کہ جو بچے فسٹ آئیں وہ ہمیں خود خط لکھیں۔ میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول پرائمری حصہ کچا بازار میں دوسری کلاس میں اول آکر ۶ روپے نقد انعام پایا ہے اسی طرح میری باجی رضیہ صداقت دار النصر غربی نے گورنمنٹ پرائمری سکول میں پانچویں کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اور منصورہ صداقت نصرت گرلز ہائی سکول کے پرائمری حصہ میں تیسری کلاس میں دوم رہی ہے۔ اس لئے آپ کو اطلاع دے کر درخواست دعا کرتا ہوں کہ میرے بڑے بہن بھائی بھی نمایاں کامیابی حاصل کریں۔ امید ہے آپ کو خوشی ہوگی اور دعا کی غرض سے شائع بھی کریں گے۔ مشکور ہوں . . . .

طارق حیات ابن صداقت حیات
دار الرحمت شرقی ربوہ

کتنا اچھا ہے یہ خط۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی ایسی کامیابیاں عطا کرے ہم عزیز طارق حیات، عزیزہ رضیہ صداقت اور منصورہ صداقت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور تینوں کو ایک ایک کتاب "آنکھوں کی ٹھنڈک" بھی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کیا طارق حیات خود الفضل کے دفتر آکر یہ کتابیں وصول کر لیں گے۔

○ ایک اور خط پڑھیئے۔

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب!

. . . .

بہت عرصے سے آپ کو خط لکھنے کا سوچ رہا تھا مگر سستی ہوتی رہی۔ آپ کا پیغام تو روزانہ ہی "الفضل" کے ذریعے ہم تک پہنچتا رہتا ہے آپ کا کلام بہت زوردار ہوتا ہے اور اداریہ بھی بڑا پر اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید جلا بخشے اور زورِ قلم اور بڑھائے۔

خاکسار یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ ٹیکسلا میں الیکٹریکل انجینئرنگ فرسٹ ایئر کا طالب علم ہے۔ اس مقام تک پہنچنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا بہت حد تک دخل ہے۔ اور آج بھی اور آئندہ بھی زندگی کے ہر موڑ پر حضور کی اور آپ تمام بزرگوں کی دعاؤں کا محتاج ہے۔

میں یہ خط ہرگز اس لئے نہیں لکھ رہا کہ آپ اسے "الفضل" میں شائع کریں یا اس کا جواب دیں بلکہ یہ تو آپ سے ایک مستقل تعلق قائم کرنے کی ابتدا کے طور پر پہلا قدم ہے۔ آپ بیشک انتہائی مصروف وقت گزارتے ہوں گے اس لئے شاید جواب بھی نہ دے سکیں لیکن دعاؤں کا فیض جو ہر احمدی بزرگ سے جاری ہے اس سے اس خاکسار کو بھی متمتع فرمائیں۔

خاکسار ۱۲ جنوری کو TOEFL کا امتحان بھی دے رہا ہے۔ اس میں نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کرتا ہوں اور اپنی انجینئرنگ کی STUDIES میں بھی خدا تعالیٰ ہر مشکل اور پریشانی آسان کرے اور آپ کے قیمتی مشورے کا بھی منتظر رہے گا۔ اس کے لئے بھی خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

خاکسار۔ ملک عامر گلزار
۱۱۲۔ سٹیڈیم روڈ سول لائنز سرگودھا

○ اب ایک لطیفہ :- دو سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے شاید ہوائی جہاز کا نصف ٹکٹ ہوتا ہے۔ ایک بچہ جو اپنی امی کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ اس نے ہوائی جہازوں کی کمپنی کو بتایا کہ اس کی عمر دو سال ہے۔ کاؤنٹر پر کھڑے شخص نے کہا "بیٹا تمہیں معلوم ہے کہ جو بچہ جھوٹ بول کر اپنی عمر کم بتائے اس کو کیا ہوتا ہے۔ بچہ جھٹ کہنے لگا۔ ہاں ہاں مجھے معلوم ہے۔ اسے آدھی ٹکٹ خریدنا ہوتی ہے۔

○ اچھا خدا حافظ۔ ہمیں خط ضرور لکھیئے۔ کچھ اپنے متعلق۔ کچھ اپنے سکول کے متعلق۔ کچھ اپنے اساتذہ کے متعلق۔ اپنے ہمجولیوں کے متعلق ـــ یعنی کچھ نہ کچھ ضرور لکھیئے۔

بقیہ : صفحہ ۶ سے آگے

جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تعزیت اور عیادت کے لئے درج ذیل دعائیہ مکتوب موصول ہوا۔

حادثہ کی خبر اندوہناک ہے۔ عزیزم عامر سلطان اور ان کے کزن کی وفات کا بہت دکھ اور غم ہے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے میری طرف سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا پیغام دیں جا کر ان کے والدین کو ملیں۔

جو خدام زخمی ہیں ان کو فوری طور پر میری طرف سے جا کر ملیں اور عیادت کا پیغام دیں، میں ان کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ رنگ میں دعا کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفا دے اور حادثہ کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔ انہوں نے ایک نیک کام کے لئے سفر اختیار کیا تھا اس لئے ان کا اجر بھی عظیم ہوگا۔ ان کو میری طرف سے ہر طرح تسلی دیں۔ اور بہت بہت محبت بھرا اسلام۔ اللہ تعالیٰ (ان) کے لواحقین کے ساتھ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی محبت اور شفقت بھری دعاؤں سے فیضیاب ہونے کی سعادت عطا فرماتا ہے۔

باموقع جائیداد کی خریداری کا سنہری موقعہ

ربوہ کے وسط میں۔ اقصیٰ چوک کے سامنے جامعہ احمدیہ روڈ پر ایک کنال کا پلاٹ جس میں ایک عدد مکان اور پانچ عدد دکانیں برائے فوری فروخت۔ فوری قبضہ و رجسٹری موجود ہے۔ جس پر نیچے تجارتی مارکیٹ اور اوپر کوٹھی بنانے کا نادر موقع ہے۔ فوری طور پر رابطہ کریں۔

عبدالواسع ۔ عبدالواحد معرفت سعادت علی
مکان نمبر ۱۵/۱۴ گولبازار ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد
• اٹھراء • سوکھا • گرمی
• گیس کا علاج کرنیوالے

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴ ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں

•۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
•۔ ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔
•۔ لاہور: جوہر ویو فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ
•۔ چوک قلعہ کالروالہ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ •۔ کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھراء ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زد جامِ عشق ۱۲۰/-
تریاقِ معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سُرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

خالص سونے چاندی کیساتھ بہترین ورائٹی کا مرکز

طاہر گولڈ سمتھ

فون دوکان: ۶۴۳ بالمقابل ایجنسی لائف گیس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون رہائش: ۷۵۶

ثمر سے لذت
ثمر سے فرحت
ثمر سے شربت ثمر قند

ثمر قند شربت

اعلیٰ ثمر، اعلیٰ اثر

SHEZAN INTERNATIONAL LTD LAHORE

نرینہ اولاد سے محروم حضرات اور اٹھراء کی شکار دُکھی عورتوں کیلئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

عورتوں اور بچوں کے علاج کیلئے ہم سے رجوع کریں

گولڈن پلز طاقت کا سرچشمہ اعضائے رئیسہ کیلئے بے حد مفید اور مقوی

زیر نگرانی: مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم عطاء الرحمٰن علوی اینڈ سنز ولد حکیم نظام جان

دواخانہ محافظِ صحت گول چوک اوکاڑہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

•۔ قدیمی •۔ اولین •۔ شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷
برانچیں: •۔ کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
•۔ لاہور ۱-D-۳ گلشن راوی
• ملتان، چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
•۔ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
•۔ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
•۔ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ
فون نمبر ۵۵۸